جعلی خبروں کا رجحان

پاکستان کو کیا مؤثر اقدامات کرنا چاہییں

انتیاز احمد تارڑ

(کالم نگار اور اینکر ہیں جبکہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔)



اقوامِ متحدہ کے مطابق جعلی معلومات میں ایسی غلط معلومات شامل ہیں جو فرد، ادارے اور مفادات کو نقصان پہنچانے کے لیے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر تخلیق کی جائیں اور پھیلائی جائیں۔ غلط معلومات، جہاں اس لحاظ سے غیر مصدقہ معلومات سے ملتی جلتی ہیں کہ یہ غیر دانستہ غلطیوں کا احاطہ کرتی ہے، وہیں غلط معلومات کا مقصد دانستہ طور پر دھوکہ دینا ہوتا ہے۔ غلط اطلاع تشدد پر اکسا سکتی ہے، بین الریاستی بحران میں اضافہ کر سکتی ہے، انتخابی عمل کو مسخ اور اس پر اثر انداز ہو سکتی ہے یا یہ سازشی نظریات کو فروغ دے سکتی ہے۔

ایک گاؤں میں دیہاتی کی گندم کی فصل میں ایک کتا تھا، دیہاتی نے سمجھا کہ یہ "خنزیر" ہے، جو گندم خراب کر رہا ہے، اس نے اسے مارنے کے لیے دوستوں کو وٹس ایپ پر ایک میسج بھیجا، جس کے بعد گاؤں سے کئی شکاری کتوں سمیت دوڑتے ہوئے آئے اور انھوں نے گندم کی فصل میں کتوں کو چھوڑ دیا، جنہوں نے گندم میں موجود کتے کو جان سے ہی مار دیا۔ مرنے والے کتے کے مالک کو جب علم ہوا کہ ان سب نے میرے کتے کو مارا تو وہ اپنا خاندان لیکر ان سے لڑنے کے لیے میدان میں آ گیا۔ جس کے نتیجے میں دونوں جانب سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں۔ یوں ایک غلط پیغام نے لڑائی کی بنیاد رکھ دی۔

اسی طرح بھارتی پنجاب میں رواں سال کے اوائل میں ہجوم نے ملک میں ہونے والے دو بہیمانہ واقعات میں سات لوگوں کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا۔ اس واقعے سے ملک میں دہشت پھیل گئی لیکن اب جب واقعے سے گرد و غبار چھٹا ہے تو یہ پتہ چلا کہ ہلاک شدگان کو غلط طور پر بچوں کی سمگلنگ کرنے والا سمجھ لیا گیا تھا۔ اس کی وجہ واٹس ایپ کا ایک پیغام تھا جو وائرل ہوا تھا اور اس میں لوگوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اجنبیوں سے ہوشیار رہیں کیونکہ وہ بچوں کو اٹھانے والے گینگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے جیسے جیسے یہ پیغام پھیلتا رہا لوگوں میں ایک قسم کا جنون پیدا ہو گیا تھا۔ گاؤں والے مسلح رہنے لگے اور وہ اجنبیوں پر حملہ کرنے لگے جس کا افسوناک نتیجہ نکلا۔

جعلی خبروں کی روک تھام ایک چیلنج ہے، جس کا ذریعہ وٹس ایپ ہے، جو جعلی خبروں کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور یہ کسی روپ بدلنے والے وائرس کی طرح ہے۔ زیادہ تر ویڈیوز اَن پڑھ لوگ پھیلاتے ہیں۔ پاکستان میں کچھ عرصہ قبل جڑانوالہ میں مذہبی فسادات ہوئے تھے جن میں کئی چرچ نذرِ آتش ہوئے، یہ افسوس ناک واقعہ بھی وٹس ایپ پر ایک پیغام کے وائرل ہونے کی وجہ سے پیش آیا تھا جس کی تحقیق کی بجائے نوجوان نسل نے ہجوم کا رخ کیا اور یوں ایک کمیونٹی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا گیا۔ اسی طرح بھارت میں ایک ہندو لڑکی کو مسلم ہجوم کے ہاتھوں مارے جاتے دکھایا گیا، لیکن درحقیقت وہ لڑکی گوئٹے مالا کی تھی اور یہ دو سال پرانی ویڈیو تھی۔

اسی طرح روس کے یوکرین پر حملے کے موقع پر وزیرِ اعظم ولادیمیر پوٹن نے اس مداخلت کا جواز پیش کرتے ہوئے بے بنیاد دعویٰ کیا تھا کہ یہ "نازیوں سے پاک" کرنے کی مہم ہے۔ آنے والے مہینوں میں اس جنگ نے دوران بحران اور اپنی رفتار برقرار رکھنے کی خاطر بیانیے کی

تعمیر میں غلط معلومات کے کردار یا اس کی موجودگی کے جواز کی جانب ایک بار پھر توجہ مبذول کروائی ہے۔ غلط معلومات کا تصور نیا نہیں اور یہ پروپیگنڈے کے حصے کے طور پر سیاسی و سماجی طور پر اثر انداز ہونے کے لیے طویل عرصے سے ایک چال رہا ہے لیکن ڈیجیٹل انقلاب اور انٹرنیٹ صارفین کی بڑھتی تعداد نے ہر خاص و عام کے ''معلومات کے ذریعے متاثر ہونے'' کا امکان بے حد بڑھا دیا ہے۔

۱۹۸۰ء کی افغان جنگ کے دوران اس وقت کے سویت یونین نے غلط معلومات پھیلانے کے ضمن میں کئی اقدامات کیے جن کا مقصد پاک امریکہ اتحاد کو متاثر کرنا تھا، جو خطے میں پاکستان کی ساکھ پر سوال اٹھاتے تھے اور جن کا ہدف ملک میں داخلی سطح پر بے چینی پیدا کرنا تھا۔ مثال کے طور پر حکومتِ پاکستان کی پالیسیوں کی مذمت میں پرچے تقسیم کیے گئے جو مبینہ طور پر پاکستانی فوج کے اندر موجود ایک سرکش گروہ کی جانب سے تحریر کیے گئے تھے، مقامی ذرائع ابلاغ کو ایسی خبریں فراہم کی گئیں جن کے مطابق پاکستانی افواج افغانستان کی سیاست میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لیے تنازعے کو استعمال کر رہی تھی۔



۲۰۱۹ء کے پلوامہ بالاکوٹ بحران کے دوران متعدد ''تدوین شدہ اور غلط لیبل'' کی حامل تصاویر اور ویڈیوز پھیلی تھیں جو پاکستان کے خلاف ''جوابی عسکری کارروائی کے مطالبے میں شدت'' کا باعث بنی تھیں۔ دورِ جدید کے مقبول رہنماؤں کی سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر مقبولیت اور اس کا استعمال، قوم پرستی کے لیے حمایت پیدا کرنے اور جوابی کارروائی کے عوامی مطالبے کو ڈھالنے کے لیے سوشل نیٹ ورکس کے استعمال کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔ شہرت اور سوشل میڈیا کے درمیان چولی دامن کا ساتھ ہونے کے باوجود، پاک بھارت بحران میں غلط معلومات کا

کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ دونوں کے درمیان تعلقات کی جذباتی کیفیت توڑ مروڑ کے معلومات پیش کرنے کے خطرات کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔

وہ قوانین جن کا مقصد غلط معلومات اور ''جعلی خبروں'' کا مقابلہ کرنا تھا، وہ آخر کار آزادیٔ اظہار کا گلا گھونٹنے کا سبب بنتے ہیں اور اپنے مقصد کے برعکس یہ اندرونی سطح پر بحث کے لیے ماحول کو مزید محدود کرنے اور سماجی تقسیم میں اضافے کے ذریعے پاکستان کو مزید کمزور کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ غلط معلومات کے خلاف قوانین اور اظہار رائے کی آزادی کے بنیادی انسانی حق کے درمیان توازن حاصل کیا جائے اور اسے برقرار رکھا جائے۔ ایک متوازن سوچ کی عدم موجودگی سے غلط معلومات کے بڑھتے رہنے کا امکان ہے نیز یہ داخلی سطح پر مفاہمت کی بڑھتی ہوئی کوششوں اور بھارت سے تعلقات میں بہتری کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

سوشل میڈیا کو پانچویں ستون کے مماثل قرار دیا جا رہا ہے مگر ایک طرف الیکٹرونک میڈیا پر صحافتی اصولوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے تو دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ آج ہر وہ فرد جسے کمپیوٹر یا موبائل پر انٹرنیٹ کی سہولت میسر ہے وہ بلاگز، فیس بک، ٹوئٹر، یوٹیوب وغیرہ پر خبر بنا رہا ہے۔ اور اس طرح صحافی اور عام شہری کے درمیان فرق تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ عام شہری جو پہلے خبر یا میڈیا کا صارف تھا اب متن (ٹیکسٹ)، تصویر، ویڈیو پوسٹنگز کے ذریعے خبر کی پیداوار (پروڈکشن) میں براہ راست حصہ لے رہا ہے اور خود ہی صحافی بنا ہوا ہے۔ سوشل میڈیا پر خبر کی تصدیق کا نہ کوئی مناسب انتظام موجود ہے اور نہ ہی خبر پوسٹ کرنے والے کے احتساب یا مواخذے کا کوئی اہتمام۔ اس طرح جعلی صحافت کے علمبرداروں یا پروپیگنڈا کرنے والوں کو، اور ایسے غیر ذمہ دار لوگوں کو بھی جو محض زیادہ ویوز (views) حاصل کرنے کیلیے افواہیں پھیلاتے ہیں یا تاریخی شخصیات کے منہ سے جو کہلوانا چاہیں کہلواتے ہیں، اس میدان تک رسائی حاصل ہو گئی ہے۔

مغربی ممالک کے برخلاف پاکستان اور بھارت میں زیادہ تر ''فیک نیوز'' یا جھوٹی خبریں وٹس ایپ اور موبائل فون میسجز کے ذریعے پھیلتی ہیں کیونکہ ان ممالک میں اکثریت کے لیے انٹرنیٹ کا پہلا رابطہ ان کا فون ہے۔ بھارت میں ایک ارب سے زیادہ فعال فون کنکشن ہیں اور کروڑوں لوگوں نے بہت کم عرصے میں آن لائن پر آنا سیکھ لیا ہے۔ سمارٹ فون اور سستے ڈیٹا پیکیج کے سبب لوگوں کی پہنچ میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ افواہیں تیزی سے اور دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔

میڈیا کے تین اہم اصول ہیں: شفافیت (یعنی خبر کے منبع یا سورس کا حوالہ یا سند دینا)، دوسرا تصدیق اور تیسرا اصول احتساب یا مواخذہ، سوشل میڈیا نے اِن تینوں کو ختم کر دیا ہے۔ اگرچہ مذکورہ تینوں اصول ہی خبر اور پوسٹ کی صحیح جانچ میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں مگر یہ تبھی ممکن ہے کہ جب خبر کا منبع درج کیا جائے اور مصنف یا اشاعت کرنے والا، خبر کے غلط یا صحیح ہونے کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکے۔ اس اصول کو صحافتی اصطلاح میں ''شفافیت'' کہا جاتا ہے۔ صحافت کے ماہرین کے نزدیک جعلی خبروں سے بچنے کا مؤثر ترین طریقہ سوشل میڈیا اور نیوز میڈیا پر

شفافیت کو رواج دینا ہے۔ افواہوں کے سدباب کیلیے ضروری ہے کہ خبر چاہے سوشل میڈیا پر نشر کی جائے یا نیوز میڈیا پر، اس کی سورس کا نام یعنی ذریعہ ضرور بتایا جائے۔ اس کے علاوہ خبر بنانے والے کا نام دینا بھی ضروری ہے تا کہ مصنف خود بھی اپنے لکھے ہوئے کا ذمہ دار ہو۔ صارف کو تربیت دی جائے کہ وہ ایسی تمام خبروں اور پوسٹوں کو مسترد کر دے جن میں صحافی یا لکھنے والے کا نام مذکور نہ ہو اور خبر کے مندرجات میں اس کا ذریعہ نہ بتایا جائے۔



دنیا کی بڑی بڑی نیوز ایجنسیز میں خبروں میں آن دی بیک گراؤنڈ سورسز کے استعمال کیلئے باقاعدہ پروٹوکولز ہوتے ہیں۔ انہیں ایڈیٹر کی اجازت کے بعد ہی استعمال کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی ایسی صورت میں کہ جب یہ ناگزیر ہوں اور آپ پورے مضمون میں ایک آدھ ہی ایسی سورس استعمال کر سکتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ اس کے باوجود عراق کی جنگ سے پہلے نیویارک ٹائمز کی ایک صحافی نے یکے بعد دیگر سات مضامین میں آن دی بیک گراؤنڈ سورسز استعمال کیں جو بعد ازاں غلط ثابت ہوئیں۔ خاتون صحافی کو سورس کا نام عدالت میں نہ بتانے پر جیل بھی جانا پڑا کہ جس طرح ریاست کے دوسرے ستونوں کا مواخذہ ہونا چاہیے، اسی طرح صحافیوں کا بھی ہونا چاہیے۔ جب پوسٹ بنانے والے کا نام نہیں ہوگا تو جھوٹی خبر، غلط حدیث، تاریخی واقعے یا افواہ پر کسی کا بھی محاسبہ نہیں ہو سکے گا۔

غلط معلومات اور سوشل میڈیا کا استعمال دورِ جدید کے پاپولسٹ رہنماؤں کے فنِ خطابت کے ہتھیاروں میں ہیں، جن میں جذبات کا استعمال اور جھوٹی خبریں شامل ہیں، اس میں بھی معاون ہو سکتے ہیں۔ دنیا بھر کے پاپولسٹ رہنما جیسا کہ رجب طیب اردگان، نریندر مودی اور

ڈونلڈ ٹرمپ کو سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر فالو کیا جاتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) اپنے مطلوبہ سیاسی اہداف کو پورا کرنے کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال کر چکی ہے اور ابھی بھی بڑے پیمانے پر کر رہی ہے۔ گزشتہ تین برسوں کے دوران اپنی حکومت کی کارکردگی پر پردہ ڈالنے کے لیے سوشل میڈیا اور سیاسی ریلیوں/جلسوں میں خان حکومت کے خلاف امریکی مداخلت اور سازش پر مبنی بیانیے کی تعمیر کی موجودہ مہم کسی بھی مقبول رہنما کی جانب سے عوام کو اپنے حق میں متحرک کرنے کے لیے ابلاغ کی تینوں تیکنیکیں استعمال کرنے کی چونکا دینے والی مثال ہے۔

حقائق کو توڑنے مروڑنے سے لاحق خطرات اور عدم تحفظات سے نمٹنے کے لیے ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ اظہارِ رائے کی آزادی کو تحفظ فراہم کرے۔ یہ ذمہ داریوں کا وہ شعبہ ہے جہاں پاکستان کو دشواریوں کا سامنا ہے۔ اس ذمہ داری کو بھرپور طریقے سے نبھانے کے لیے یورپی کنونشن برائے انسانی حقوق نے غلط معلومات کے مقابلے کے اقدامات کے لیے تین بنیادی شرائط رکھی ہیں۔ (۱) تقریر پر پابندیاں غیر مبہم اور واضح طور پر قانون میں درج کی جائیں گی۔ (۲) ان اقدامات کا مقصد بنیادی اقدار کی حفاظت ہونا چاہیے۔ (۳) یہ اقدامات ''ایک جمہوری معاشرے میں ضروری'' ہونے چاہییں اور کسی بھی خاص وقت اور پیرائے میں غلط معلومات سے لاحق خطرات کے تناسب سے ہونے چاہییں۔ آزادیٔ صحافت اور اطلاعات کے حوالے سے قانون سازی میں موجود سقم کی درستگی کے لیے وعدوں کے باوجود پاکستان میں ماضی کی حکومتوں کے اقدامات اس طریقہ کار پر پورا اترنے میں ناکام رہے ہیں۔

پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ۱۹ آزادیٔ صحافت کے علاوہ ہر شہری کو ''تقریر و اظہار کی آزادی'' دیتا ہے۔ تاہم یہ ضمانتیں انٹرنیشنل کنونشن برائے شہری و سیاسی حقوق (آئی سی سی پی آر) کے تحت اظہارِ رائے کی آزادی کے لیے طے کردہ حدود و قیود کے پیمانے پر پورا نہ اترنے کی صورت میں قابلِ پابندی ہوں گی، پاکستان اس معاہدے کا ایک فریق ہے۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن ایکٹ (۱۹۶۹ء) قومی سلامتی خدشات کے مطابق معلومات کو سنسر اور بلاک کرنے کے عمل میں متحرک کردار ادا کرتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی نے ۲۰۱۶ء کے بارے میں اپنی رپورٹ سپریم کورٹ کو پیش کرتے ہوئے ہزاروں فحش مواد کی حامل ویب سائٹس کو بلاک کرنے اور سوشل میڈیا کے ناجائز استعمال میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔ مزید براں سیاسی بدامنی اور مذہبی جلوسوں کے موقع پر سیکیورٹی خدشات کے سبب انٹرنیٹ اور موبائل سروس کی بندش عام رواج ہے۔ ۲۰۱۶ء میں پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ (پیکا) نے پی ٹی اے کے اختیارات میں اضافہ کرتے ہوئے اسے معلومات تک رسائی روکنے کا اختیار دے دیا، اس قانون کو سیاسی مخالفین پر حملہ نیز قومی سلامتی سمیت عوامی دلچسپی کے امور پر بحث کو روکنے کی ایک کوشش کے طور پر تنقید کا سامنا رہا ہے۔ ۲۰۱۷ء میں حکومت نے ایک تشہیری مہم کا آغاز کیا تھا جس کا مقصد عوام کو یہ آگاہ کرنا تھا کہ وہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے استعمال میں محتاط رویہ اختیار کریں نیز انہیں قانون کے تحت سزاؤں سے خبردار کیا گیا تھا۔ خاص کر صحافیوں کی کثیر تعداد اور مخالفین کی آوازوں کو پیکا کے تحت نشانہ بنایا گیا ہے۔ ریاستوں و تنظیموں، خاص کر یورپی یونین نے اطلاعات سے متعلقہ ایسے

مواد کے خلاف قانونی اقدامات کا نفاذ کیا ہے جو نقصان پہنچانے کا اندیشہ رکھتے ہوں۔ قانون سازی کے علاوہ غلط معلومات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے حقائق کی پڑتال نیز ذرائع ابلاغ کے بارے میں شعور کی بیداری کی شکل میں کئی عملی طریقے اور تیکنیکیں موجود ہیں۔ یہ تیکنیکیں اس سماجی لچک میں اضافے کا باعث ہوں گی جو بنیادی انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ اظہارِ رائے کی آزادی کی راہ میں مداخلت کیے بغیر غلط معلومات سے جڑے مسائل کی نشاندہی اور ان سے نمٹ سکتی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے آئین کے ترمیم شدہ آرٹیکل ۱۹ کا پورے ملک میں یکساں نفاذ کیا جائے تاکہ یہ آئی سی سی پی آر کے آرٹیکل ۱۹ سے مطابقت اختیار کر سکے اور ''مناسب پابندیوں'' کے دائرہ کار کو واضح طور پر بیان کر سکے۔ پیکا کے تحت متعارف کروائی گئی کسی بھی پابندی کو تناسب اور ضرورت کے اصولوں کے مطابق بھی جانچا جانا چاہیئے۔ یہ غلط معلومات کی روک تھام کے اقدامات کو یورپی کنونشن برائے انسانی حقوق کی تین شرائط کے مطابق بنائے گا۔ یہاں کلیدی نکتہ اظہارِ رائے کی آزادی/معلومات تک رسائی اور غلط معلومات کی روک تھام کے درمیان ایک توازن قائم کرنا ہے۔



اپریل ۲۰۲۴

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستان میں	قیمت سمندر پار
1	قائداعظم محمد علی جناح خطبات، ارشادات اور گورنر جنرل ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۸ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح خطبات، ارشادات اور گورنر جنرل ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۸ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح خطبات، ارشادات اور گورنر جنرل ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۸ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۸ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۸ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سو بہترین اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائد (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بیانی محمد علی جناح	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح اسپیکس آف پاکستان (ڈسپوزیبل)	انگریزی	250/-	$-10
10	البم صدارتی	اردو	250/-	$-10
11	البم تصویری	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان وژنری کرشمہ	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کرونولوجی ۱۹۴۷ء تا ۲۰۰۰ء (مجلد)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کرونولوجی ۱۹۴۷ء تا ۲۰۰۰ء (پیپر بیک × مجلد)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان ہیروز	انگریزی	250/-	
16	پاکستان نیوکلیئر فائل	انگریزی	50/-	$-02
17	آئیڈیل پاکستان ایک عالمی نظر	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان فرام ڈومینین ٹو ری پبلک	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان گلوبل سیکیورٹی کانفرنس (پیپر بیک بنڈل)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	اٹلس ایجوکیشنل	انگریزی	2500/-	$-125
21	پوسٹروں کے کلینڈر	انگریزی	60/-	
22	ماڈل بوٹیں	انگریزی	200/-	$-12
23	فلیگ آرٹ	انگریزی	200/-	$-08
24	گلدستہ آسیان پاکستان (ڈرائنگز اینڈ پینٹنگز)	انگریزی	100/-	$-04
25	سلیکٹڈ ورکس آف پاکستان (ڈرائنگز اینڈ پینٹنگز)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی اقدار	اردو	15/-	$-01
27	رحمت اللہ (علامہ اقبال کی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	رحمت کانفرنس (مہاتما گاندھی)	انگریزی	615/-	$-50
29	ماؤنٹ غالب (کنگز پیپلز)	اردو	500/-	$-60
30	ماؤنٹ اقبال (کنگز پیپلز)	اردو	350/-	$-17
31	ماؤنٹ قائداعظم (کنگز پیپلز)	اردو	500/-	$-60
32	ماؤنٹ جناح (کنگز پیپلز)	اردو	500/-	$-60
33	ماؤنٹ سرسید (کنگز پیپلز)	اردو	500/-	$-60
34	ماؤنٹ سرسید (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-60
35	ماؤنٹ جناح (کنگز پیپلز)	اردو	500/-	$-60
36	ماؤنٹ اقبال (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-60
37	ماؤنٹ خیبر (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-60
38	ماؤنٹ خیبر (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-60
39	ماؤنٹ سرسید (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-15
40	ماؤنٹ جناح (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-60
41	ماؤنٹ اقبال (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-60
42	ماؤنٹ قائداعظم (کنگز پیپلز)	اردو	400/-	$-60
43	ماؤنٹ (۱۸×۲۴) (گزٹ سائز)	اردو	100/- فی نگ	
44	ماؤنٹ (۱۸×۲۴) (آئرن فری)	اردو		
45	پاک سیریز (۱۸×۲۴) (کنگز پیپلز)	اردو	10/-	
46	پاک سیریز (۱۸×۲۴) (گزٹ سائز)	اردو	100/- فی نگ	
47	پاک سیریز (۱۸×۲۴) (آئرن فری)	اردو		
48	پاکستان ٹوڈے ٹی	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا پبلیکیشنز، بی۔ایف۔ بلڈنگ، زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون 051-9252182 فیکس: 051-9252176



ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ریجنل آفس: 291 اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔